KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

(ہ) تھانیدار ملزم پر برس پڑا۔

☆......☆......☆

سبق ''ایک وصیت کی تکمیل''

(فرحت اللہ بیگ)

مشکل الفاظ اور معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
چٹ سے	فوراً	راس نہ آنا	پسند نہ آنا	تیر قضا	موت کا تیر
لو	شمع کا شعلہ	گل ہونا	بجھنا	ڈگ بھرنا	قدم رکھنا
متوسط	درمیانہ	گٹھیلا	مضبوط	توند	پیٹ
کرنجی	نیلی	کتھئی رنگ	گندمی رنگ	شیروانی	لمبا کوٹ
عنابی	سرخ	سین	منظر	سر ہونا	ضد کرنا
یورش	حملہ	پھبتیاں	تمسخر	غل غپاڑہ	شور وہنگامہ
رکاکت	فحش، بے ہودہ	زود فہم	جلد سمجھنے والا	طبع رسا	درست طبیعت
ایڈیٹری	ادارت	آشفتہ حال	خراب حالت	ناتھ	مویشیوں کے ناک کی رسی
پگا	باگ ڈور، گلے کی رسی	بے نقط سنانا	فحش گالیاں دینا	مٹھی بند ہونا	کنجوس ہونا
صراحت	وضاحت	عذر	بہانہ	کھتے	غلے کے ڈھیر
پونجی	دولت، پیسہ	منڈوا	سٹیج	ٹرنک	لوہے کا صندوق

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

ٹھاٹھ	شان	ہل چل	بدنظمی	اسپیچ	تقریر
مطبع	پریس	تاؤ	غصہ	روشنا	چھکڑے آگے مڑی ہوئی لکڑی
ڈھنڈار	ویران،سنسان	چوہا چکٹ	میلے کچیلے	سڑی	گندی
کھڑنک	سخت	کھری	بچھونے کے بغیر	جھرجھرے	باریک
حاشیہ خیال	فکروخیال	اڑواڑ	سہارا	پاسنگ	ذراسا

اہم عبارات کی تشریح

عبارت نمبر1:

میں ہمیشہ سے یہ سمجھتا تھا۔ کہ اسپیچ کے پڑھنے میں الفاظ کا زور کم ہوجاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک دریا ہے کہ امڈا چلا آرہا ہے۔

حوالہ متن:

یہ عبارت فرحت اللہ بیگ کے مضمون "ایک وصیت کی تکمیل" سے لی گئی ہے۔

سیاق و سباق:

میں اور مولوی وحیدالدین دونوں حیدرآباد میں تھے لیکن کبھی ملنا نصیب نہیں ہوا۔ ایک بار میں اورنگ آباد جارہا تھا۔ ریل کی روانگی میں ابھی دیر تھی۔ میں پلیٹ فارم پر کھڑا تھا۔ کہ ایک متوسط بھاری کم جسم اور بڑی توندوالا آدمی آیا۔ اور مجھے گلے لگالیا۔ پھر کہنے لگا۔ مجھے تم سے ملنے کا بڑا شوق تھا۔ میں اس شخص کو بالکل نہیں جانتا تھا۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ مولوی وحیدالدین ہیں۔ وہ بھی اورنگ آباد جارہا تھا۔ ریل میں بڑے مزے کی گپ شپ ہوئی۔ اور مولوی صاحب کی زندگی کے کچھ پہلو مجھ پر واضح ہوئے۔ بر حال ہم اورنگ آباد پہنچے۔ جس جلسے میں شرکت کرنے جارہا تھا۔ مولوی صاحب بھی اسی غرض سے

آئے تھے۔ دورے روز جلسے میں اس کا لیکچر تھا۔اس نے جیب سے نیلے کاغذوں کی گڈی نکالی۔اور لیکچر پڑھنا شروع کیا۔

عبارت کی تشریح: شروع سے میرا یہ خیال تھا۔کہ لیکچر پڑھنے اور فی البدلیہ تقریر کرنے میں فرق ہوتا ہے۔لکھی ہوئی تقریر پڑھنے میں الفاظ اتنے پرزور نہیں ہوتے۔اور اس کا زور بہت کم ہوتا ہے۔ لیکن مولوی صاحب کے لیکچر نے میرا یہ خیال غلط ثابت کردیا۔کیونکہ اس کے لیکچر پڑھنے کا انداز بالکل نرالا تھا۔کیونکہ بولنے میں جو زور ہوتا ہے۔وہ اس کے پڑھنے میں بھی موجود تھا۔اور احساس ہی نہیں ہورہا تھا۔کہ وہ تقریر پڑھ رہے ہیں۔ایسا معلوم ہوتا تھا۔جیسے شیر گرج رہا ہو۔دو ہزار سے زیادہ افراد جلسے میں موجود تھے۔لیکن اتنی خاموشی سے مولوی صاحب کی تقریر سن رہے تھے۔کہ سوئی گرنے کی آواز بھی صاف سنائی دیتی تھی۔موزوں الفاظ کا برمحل استعمال، زبان کی روانی، اور آواز کے زیروبم سے ایسا لگتا تھا۔کہ ایک بے لگام دریا کا تندوتیز پانی آگے کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

عبارت نمبر2:

تم مان لو، میں تو نہیں مانتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بان کی کھری چارپائی پر لوٹ ماری چلو زندگی کا ایک دن کٹ گیا۔

حوالہ متن:

یہ اقتباس فرحت اللہ بیگ کے مضمون "ایک وصیت کی تکمیل" سے لیا گیا ہے۔

سیاق و سباق:

اورنگ آباد سے واپس آنے کے بعد میرا مولوی وحیدالدین کے ہاں آنا جانا بہت ہوگیا تھا۔ میں جو کچھ لکھتا اس کو دکھاتا بڑے خوش ہوتے۔گھر بہت بڑا تھا۔لیکن اس میں وہ اکیلے رہتے تھے۔اس کے گھر میں بان کی ایک چارپائی، دو تین ٹوٹی پھوٹی کرسیاں، ایک دری، میلی سی چاندنی، کچھ میلے کچیلے تکیے اور ایک گندی سی رضائی تھی۔دیوار کی الماری میں پانچ چھ کنڈ اٹوٹی چائے کی پیالیاں، کنارے جھڑی رکابیاں اور کمرے میں کھونٹیوں پر دو تین شیروانیاں اور دو تین ٹوپیاں لٹک رہی تھیں۔دو انگھٹیاں موجود

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

تھیں۔ایک پر پانی دوسری پر دودھ جوش ہو رہا ہے چائے ہر وقت تیار ملتی ہے۔کھانے کے لئے وہ کچھ پکتا پکاتا نہیں۔باہر سے کھا کر گھر آتا ہے۔ورنہ چائے پر گذارہ کرتا ہے۔

عبارت کی تشریح: کوئی مانے یا نہ مانے، مجھے اس کی کوئی پروا نہیں۔تاہم میں نے اسے کئی بار دیکھا ہے۔اور خوب کھاتے پیتے دیکھا ہے۔تاہم اس کے گھر میں کھانا نہیں پکتا تھا۔کیونکہ کھانا پکانے کا کوئی انتظام نہیں تھا۔مولوی صاحب چونکہ کنجوس تھے۔اور اسے یہ اچھی طرح معلوم تھا۔کہ گھر میں کھانا پکانے کیلئے باورچی کا انتظام کرنا ہوگا۔سامان بھی خریدنا ہوگا۔لکڑی اور تیل بھی خرچ ہوگا۔اتنے ڈھیر سارے اخراجات سے بچنے کیلئے اس نے یہ حل نکالا تھا۔کہ کبھی کسی کے ہاں کھانا کھایا۔کبھی ہوٹل گئے۔ورنہ چائے پر گذارا کیا۔کھانا پکانے کے جھنجھٹ سے اس نے اپنے آپ کو آزاد کر دیا تھا۔کہیں سے بھی کچھ ملا، کھا لیا اور گھر آ کر بان سے بنی ہوئی سخت اور کھردری چارپائی پر دراز ہو گئے۔اس پر پہلو بدلتے رہے۔اور زندگی کا ایک دن گذار دیا۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں؟

(الف) مولوی صاحب اور فرحت اللہ بیگ کی ملاقات کب اور کیسے ہوئی؟

(ب) مولوی صاحب کا حلیہ اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

(ج) فرحت نے مولوی صاحب کے مزاج کے بارے میں کن خیالات کا اظہار کیا؟

(د) حیدرآباد کالج کے سالانہ جلسے میں کیا غلط فہمی پیدا ہوئی؟

(ہ) مولوی صاحب اپنی کفایت شعاری کے بارے میں کیا عذر پیش کرتے تھے؟

(و) ''اور مولوی صاحب کی کسی نہ کسی سے بگڑ جاتی'' اس جملے کی وضاحت کریں؟

(ز) مولوی صاحب نے اصطلاحات وضع کرنے کے لئے کن اصولوں کا سہارا لیا؟

جواب:

(الف) کالج کے جلسے میں شرکت کرنے کے لئے جب فرحت اللہ بیگ حیدرآباد کے ریلوے سٹیشن

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

پہنچے۔ تو اورنگ آباد کی گاڑی میں ابھی دیر تھی۔ وہ اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر کھڑے تھے۔ کہ ایک صحت مند بڑی توند والا شخص اس سے لپٹ گیا۔ فرحت اللہ بیگ حیران تھا۔ کہ یہ شخص کون ہے۔ اور اتنے تپاک سے کیوں مل رہا ہے۔ بعد میں اس نے اپنا تعارف کرایا۔ وہ مولوی وحید الدین تھے۔ جو فرحت اللہ بیگ کی تحریروں کے شیدائی تھے۔ یہ ان دونوں کی پہلی ملاقات تھی۔

(ب) مولوی صاحب درمیانے قد کے آدمی تھے۔ جسم بہت بھاری اور پیٹ بہت بڑا تھا۔ اس کا رنگ کالا سیاہ تھا۔ سفید چھوٹی سی گول داڑھی تھی۔ آنکھیں نیلی اور سفید پاجامہ پہنے ہوئے تھا۔ کشمیری شیروانی میں ملبوس تھے۔ سرخ رنگ کی ترکی ٹوپی سر پر تھی۔ پاؤں میں جراب اور انگریزی جوتا پہنے ہوئے تھا۔

(ج) مولوی صاحب کے مزاج میں ظرافت کا مادہ بہت زیادہ تھا۔ وہ ہنسی مذاق کے دوران یہ خیال بالکل نہیں کرتے تھے۔ کہ اس کی مذاق کا دوسرے پر کیا اثر ہوگا۔ اس کی ظرافت میں رکاکت ہوتی تھی۔ جس سے لوگوں کو تکلیف پہنچتی تھی۔ جب کہنے پر آتے تو یہ نہ دیکھتے کہ کیا کہہ رہا ہے۔ اُن کے علم، زودفہمی اور درست طبیعت کے لوگ تعریف کرتے ہیں۔ لیکن اس کے مزاج کا سب لوگ شکوہ کرتے تھے۔ اور اس سے بیزار تھے۔

(د) کالج کے سالانہ جلسے میں "1261ء میں دہلی کا ایک مشاعرہ" کی پیروڈی کا انتظام کیا گیا تھا۔ لوگ اسے دیکھنے اور سننے کے بہت مشتاق تھے۔ لیکن مشاعرہ شروع ہونے میں دیر ہوگئی۔ میں لوگوں کو مصروف رکھنے کیلئے سٹیج پر چڑھا پہلے پرانی دہلی کا نقشہ کھینچا۔ پھر کریم الدین کا پانی پت سے دہلی آنا مذاقیہ پیرائے میں بیان کیا۔ اسکی پھٹی ہوئی جوتیوں، خاک آلود کپڑوں اور وحشت زدہ شکل کا ذکر کیا۔ میں تقریر کے دوران ہاتھ پاؤں ہلاتا ہوں۔ مولوی کریم الدین کا حال بیان کرتے وقت میرا اشارہ مولوی وحید الدین سلیم کی طرف ہوگیا۔ مولوی وحید الدین کے والد بھی پانی پت سے دہلی آئے تھے۔ لوگ سمجھے کہ مولوی وحید الدین سلیم کے والد کا ذکر ہورہا ہے۔ کیونکہ اس کے والد کا نام بھی کریم الدین تھا مشاعرہ ختم ہونے کے بعد ہر کوئی مولوی صاحب سے پوچھ رہا تھا۔ مولوی صاحب! کیا مولوی کریم الدین آپ کے والد تھے؟ جب مولوی صاحب مجھ سے ملے تو بہت ناراض ہوئے۔ اور کہا۔ کہ تم نے شرارت کرکے

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

کریم الدین کو میرا باپ بنا دیا۔

(ہ) اپنی کفایت شعاری کے بارے میں وہ یہ عذر پیش کرتے تھے۔ کہ اس نے تنگدستی کا دور دیکھا ہے۔ اور میری آنکھیں کھل گئیں ہیں۔ معلوم نہیں میری ملازمت کب تک رہے گی۔ ملازمت جاتی رہی۔ تو گذارا کیسے کروں گا۔

(و) مولوی صاحب میں ظرافت کا مادہ بہت زیادہ تھا۔ جب کہنے پر آتے تو یہ خیال نہ کرتے تھے۔ کہ کیا کہہ رہا ہے۔ اس کی ظرافت رکاکت کی شکل اختیار کر لیتی تھی۔ اور مولوی صاحب کی کسی نہ کسی سے بگڑ جاتی اور تعلقات خراب ہو جائے۔

(ز) مولوی صاحب نئے نئے اصطلاحات وضع کرنے میں ماہر تھے۔ ثبوت کے طور پر کسی بڑے شاعر کا شعر پیش کرتے۔ معلوم نہیں یہ شعر اُن کا اپنا ہوتا تھا۔ یا کسی اور کا۔ ایک ایک لفظ کیلئے کون کسی شاعر کا دیوان دیکھتا۔ مجبوراً ماننا پڑتا۔ انگریزی نہیں جانتے تھے۔ مگر انگریزی اصطلاحات پر حاوی تھے۔

سوال 2: درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں۔

(الف) تیل ختم ہونے سے پہلے چراغ جھلملاتا، ٹمٹماتا، لو بیٹھنی شروع ہوتی اور آخر رفتہ رفتہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اب چراغ کی جگہ زندگی بجلی کا لیمپ ہو گئی ہے۔ ادھر بٹن دبایا۔ ادھر گھپ اندھیرا۔

(ب) مگر مری زبان کب رُکتی ہے۔ میں نے کہا "مولوی صاحب! گھبراتے کیوں ہیں۔ بسم اللہ کیجئے، مر جائیے، مضمون میں لکھ دونگا۔

(ج) زبان اپنی تھی کسی کا دنیا نہیں آتا تھا۔ بے نقط سنا کر دل ٹھنڈا کر لیتے تھے۔

(د) خشک سالی کے اندیشے سے ارزانی کے زمانے میں کھتے بھرنے کی فکر میں رہے۔

(ہ) جتنی اس کی نگاہ وسیع ہوئی، اتنا ہی اس کا دل تنگ ہوا۔

جواب:

(الف) اس جملے کا مطلب یہ ہے۔ کہ پہلے زندگی کو چراغ سے تشبیہ دی جاتی تھی۔ تیل ختم ہونے کے بعد چراغ کی روشنی مدھم پڑ جاتی پھر ٹمٹمانا شروع کر دیتا پھر اس کی لو جلنی شروع ہوتی اسکے بعد چراغ بجھ

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

جاتا ہے۔اب چراغ کی جگہ بجلی نے لے لی ہے۔بٹن دبایا۔اور گھپ اندھیرا ہوگیا۔مطلب یہ کہ اب لوگ اچانک مرتے ہیں۔اور مرنے میں دیر نہیں لگتی۔

(ب) مولوی وحیدالدین سلیم نے فرحت اللہ بیگ سے کہا۔کہ مجھے مولوی نذیر احمد پر بہت اشک آتا تھا۔جس کے شاگرد نے اس کے مرنے کے بعد اس پر مضمون لکھا۔فرحت نے جواب دیا۔مولوی صاحب!بسم اللہ کیجئے ہم بھی مر جائیے۔آپ پر بھی میں مضمون لکھ دونگا۔

(ج) مولوی وحیدالدین سلیم جب کسی نااہل کو کسی بڑے عہدے پر دیکھتے تو آگ بگولہ ہوجاتے تھے۔اور کہتے گدھا ہے ایک سطر بھی نہیں لکھ سکتا۔خود بہت ٹھوکریں کھائی تھیں۔اسلئے دوسروں کو آسانی سے بڑا عہدہ حاصل کرکے دیکھتے۔تو جل جاتے۔زبان اس کی اپنی تھی۔کسی کا دینا نہیں اپنی تھی۔کسی کا دینا نہیں آتا تھا۔برا بھلا کہہ کر دل ٹھنڈا کرلیتے تھے۔

(د) مولوی صاحب نے غربت کا زمانہ دیکھا تھا۔اسلئے بڑے محتاط تھے۔بلکہ بلا کے کنجوس تھے۔پیسہ جمع کرکے رکھتے تھے۔خشک سالی کے اندیشے سے ارزانی کے زمانے میں غلہ ذخیرہ کرنے کی فکر میں رہے۔

(ہ) جتنی اس کی نگاہ وسیع ہوئی دل تنگ ہوا۔جتنی اس کی قلم میں روانی پیدا ہوئی۔اور دولت اس کے ہاتھ آنی شروع ہوئی۔اتنا مولوی صاحب کنجوس بن گئے۔ماہانہ ہزار روپے کماتے تھے۔لیکن خرچ صفر کے برابر تھا۔

سوال3:خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں۔

(الف) صف سے آگے بڑھا اور تیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا شکار ہوا۔

(ب) ایک بڑے میاں بڑے بڑے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بھرتے میری طرف آرہے ہیں۔

(ج) اُن کی زود۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی سب تعریف کرتے تھے۔

(د) اہل کمال ہمیشہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حال رہے ہیں۔

(ہ) میر نے اس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی دلی کا نقشہ کھینچا۔

(و) خدا شکر خورے کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دیتا ہے۔

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

جواب:

(الف) صف سے آگے بڑھا اور تیر **قضا** کا شکار ہوا۔

(ب) ایک بڑے میاں بڑے بڑے **ڈگ** بھرتے میری طرف آ رہے تھے۔

(ج) اُن کی **زود فہمی** کی سب تعریف کرتے تھے۔

(د) اہلِ کمال ہمیشہ **آشفتہ حال** رہے ہیں۔

(ہ) میں نے اس **زمانے** کی دلی کا نقشہ کھینچا۔

(و) خدا شکر خورے کو **شکر** دیتا ہے۔

سوال 4: درج ذیل الفاظ پر ان کے سامنے لکھے گئے معنی کے مطابق اعراب لگائیں۔

خم (ٹیڑھا پن)　خم (شراب کا مٹکا)　کرم (مہربانی)　کرم (کیڑا)

کل (تمام)　کل (پرزہ، آنے والا دن)　محقق (تحقیق کرنے والا)

محقق (جس پر تحقیق کی گئی ہو)　منتظر (انتظار کرنے والا)

منتظر (جس کا انتظار کیا جائے)

جواب:

خَمْ (ٹیڑھا پن)　خُمْ (شراب کا مٹکا)　کُلْ (تمام)

کَلْ (پرزہ، آنے والا کل)　کَرَمْ (مہربانی)　کِرَمْ (کیڑا)

مُحَقِقْ (تحقیق کرنے والا)　مَحُقِقْ (جس پر تحقیق کی گئی ہو)

مُنْتَظِرْ (انتظار کرنے والا)　مُنْتَظَرْ (جس کا انتظار کیا جائے)

سبق "علامہ اقبال"

(چراغ حسن حسرت)

مشکل الفاظ اور معانی:

www.perfect24u.com